تفسیر فہم القرآن کی روشنی میں
غزوۂ تبوک سے متعلق روایاتِ سیرت کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the *Sirah* Narrations Related to the Battle of *Tabuk* (In the Light of Tafsir *Fahmu-ul- Quran*)

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Shah Parviz
Ph.D. Scholar; Department of Islamic Studies Abdul Wali Khan University Mardan.
E-mail:shah00367829@gmail.com

Dr.Saeed Ur Rahman
Assistant Professor; Department of Islamic Studies Abdul Wali Khan University Mardan.
E-mail: saeed@awkum.edu.pk

Abstract:
Every aspect of the Holy Prophet's life is a beacon for us. One of the most important events in Holy prophet's life and career is connected with the Battle of Tabuk (*Gazwa-e-Tabuk*). Therefore, the analytical study of the narrations related to that is of special importance. So, this article discusses the event in the light of Main Muhammad Jameel's Tafseer, Fahm al-Qur'an, in two stages. In the first stage, the narrations related to this event have been analyzed critically. In the second stage, the contemporary significance of these narrations has been highlighted.
Actually, the battle of Tabuk took place in such a situation when the Companions of the Prophet (PBUH) were facing the most difficult situation in terms of weather conditions, lives and finances. But they accepted the order of Allah and the Messenger of Allah at that time and fought this battle. By analyzing the battle of Tabuk, we get the best lesson about the love of the Companions for Islam and their obedience to the Holy Prophet, which is the best example for us regarding following the Prophet. During the study of this Ghazwa, we can learn about the teachings of the some basic themes of Islam, Combine of 2 prayers (الجمع بين الصلاتين) in the life of the Prophet, the purity of items made from the skin of a dead animal, the justification of disconnection for more than three days due to a Shariah excuse and to stay in the regions that were destroyed as a Gods' punishment.
Moreover, by revising this Gazwa, we learn how to speak according to the

occasion, the duty of Jihad by the command of the Amir, honoring the Companions, the virtues of Hazrat Uthman (R.A.) and Hazrat Ali, the justification for appointing a deputy Amir, the teaching of short prayer, the ranks of Jihad, avoiding lying, the justification of showing good deeds, the virtue of the pledge of allegiance, consulting everyone in a common matter, deciding on a person's appearance, prostration, gratitude, charity when receiving good news, charging jizya to Ahl-Kitab, and the strength of faith after trials.

Key words: Sirat, Ghazwa, Tabuk, Tafsir, Fahm al-Qur'an, Muhammad Jameel.

خلاصہ

آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ کی زندگی اور سیرت کے منجملہ واقعات میں سے ایک اہم واقعہ، غزوہ تبوک سے مربوط ہے۔ لہٰذا غزوہ تبوک سے مربوط آپ کی سیرت کی روایات کا تحلیلی مطالعہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ لہٰذا پیش نظر مقالہ میں مذکورہ واقعہ کے حوالے سے میاں محمد جمیل کی تالیف "تفسیر فہم القرآن" کی روایاتِ سیرت کے حوالے سے دو مرحلوں میں بحث کی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں ان روایات کا تحلیلی تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اور دوسرے مرحلے میں ان روایات کی روشنی میں ان روایات کی عصری معنویت اجاگر کی گئی ہے۔

دراصل، غزوہ تبوک، ایسے حالات میں پیش آیا جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم موسم حالات اور جانی و مالی لحاظ سے سخت ترین صورت حال سے دوچار تھے۔ لیکن انہوں نے اس وقت میں اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کو قبول کیا اور یہ جنگ لڑی۔ غزوہ تبوک کے تحلیلی مطالعہ سے ہمیں صحابہ کرام کی اسلام سے محبت اور حضورؐ کی تابعداری کا بہترین سبق حاصل ہوتا ہے جو کہ اتباعِ رسول کے حوالے سے ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اس غزوہ کے مطالعہ سے ہمیں آپؐ کی سیرت میں ارکان اسلام اور جمع بین صلوٰتین کی تعلیم، مردار جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء کی طہارت کا حکم، شرعی عذر کے سبب تین دن سے زیادہ قطع تعلق کا جواز، عذاب الٰہی سے تباہ ہونے والے علاقوں میں داخلہ اور قیام کی کراہت جیسی بنیادی اسلامی تعلیمات سے آشنائی حاصل ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں، موقعہ کی مناسبت سے گفتگو کرنے، امیر کے حکم سے جہاد کا فرض عین ہو جانے، صحابہ کرام کی عزت وتکریم، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی شیر خدا کی فضیلت کا بیان، قائم مقام امیر مقرر کرنے کا جواز، نماز قصر کا درس، جہاد کے مراتب، جھوٹ سے اجتناب، نیکی کے اظہار کا جواز، بیعت عقبہ کی فضیلت، مشترکہ معاملہ میں ہر ایک سے مشاورت، انسان کے ظاہر پر فیصلہ کرنے، سجدہ شکر، خوشخبری ملنے پر مالی صدقہ دینے، اہل کتاب سے جزیہ لینے کا جواز اور آزمائش کے بعد ایمان کی قوت میں مزید نکھار پیدا ہونے کا درس ملتا ہے۔

کلیدی الفاظ: سیرت، غزوہ، تبوک، تفسیر، فہم القرآن، میاں محمد جمیل۔

تمہید

آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے جملہ اُمور و معاملات پر حاوی اور مشعلِ راہ ہے۔ آپ ؐ کی سیرت میں ایک انسان کے لئے کردار کی پختگی اور صداقت کا مکمل نمونہ موجود ہے۔ اس سے ایک نوجوان کی زندگی کا بلند پایہ نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنے کردار میں پختہ اور صاف ہو۔ اپنی قوم اور اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ امانت دار ہو اسی ایک ایسے داعی کا بہترین نمونہ سامنے آتا ہے جو لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور اپنے پیغام کے ابلاغ کے لئے اپنی پوری جدوجہد صرف کرتا ہے۔ ایک ایسے سربراہِ مملکت کا نمونہ واضح ہوتا ہے جو پوری حکمت اور باریک بینی سے اپنے اُمور سرانجام دیتا ہے۔ ایک ایسے مثالی خاوند کا نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن معاملہ سے پیش آتا ہے۔ایک ایسے باپ کا نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنی اولاد سے شفقت اور عاطفت کا سلوک کرتا ہے۔ایک ایسے شوہر کا نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنی زوجہ کے جملہ حقوق ادا کرتا ہے۔ایک ماہر فوجی سپہ سالار اور سچے سیاست دان کا نمونہ سامنے آتا ہے۔ ایک مسلمان کی اس جامع اور مکمل زندگی کا نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنے رب کی عبادت گزاری اور اس کی طرف یکسوئی کے ساتھ اپنے اہل وعیال اور اصحاب کے ساتھ بھی پر لطف زندگی گزارتا ہے۔

تفسیر فہم القرآن اور میاں محمد جمیل

میاں محمد جمیل بن میاں محمد ابراہیم 1947ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تفسیر فہم القرآن لکھنے کا آغاز 2005ء میں کیا جو 6 سال کے طویل عرصہ میں انجام پایا۔ تفسیر فہم القرآن کو ابوہریرہ اکیڈمی کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور نے مئی 2014ء میں اشاعت چہارم کے طور پر شائع کیا ہے۔ یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور ہر جلد پانچ پاروں کی تفسیر پر محیط ہے۔ میاں محمد جمیل نے اپنی تفسیر میں واقعاتِ سیرت کو موضوع بحث بنایا ہے۔ غزوہ تبوک جو کہ سیرت کا ایک انمول قیمتی سرمایہ ہے، اس کو میاں صاحب نے اپنی تفسیر میں انتہائی اچھے اسلوب میں بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق کتب احادیث سے روایات بیان کی ہیں۔ میاں محمد جمیل کی غزوہ تبوک سے متعلق نقل کردہ روایاتِ سیرت کا یہاں ایک تحقیقی، تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

فہم القرآن کی روایات سیرت کا تنقیدی جائزہ

1۔ صدقہ دینے والوں کا مذاق اڑانا

موصوف نے سورۃالتوبہ کے ذیل کے میں ابن مسعود کی ایک روایت نقل کی ہے۔ میاں صاحب لکھتے ہیں:

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَ جَاءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا

وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ[1]

تحقیق:

جو روایت میاں محمد جمیل نے ذکر کی ہے، اسے امام مسلمؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ[2]

ترجمہ: "مجھے یحیٰی بن معینؒ نے حدیث بیان کیا، اس نے کہا کہ ہمیں ابو عبداللہ محمد بن جعفر غندرؒ نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں شعبہؒ نے بیان کیا، اس کو بشر بن خالدؒ نے حدیث بیان کیا ہے اور الفاظ اس کے ہے وہ کہتے ہے کہ ہمیں محمد یعنی ابن جعفرؒ نے خبر دی، اس نے شعبہؒ سے، اس نے سلیمانؒ سے، اس نے ابی وائلؒ سے، اس نے ابی مسعودؓ سے، ابو مسعودؓ فرماتے ہیں جب ہمیں صدقے کا حکم دیا گیا ہم اُس وقت مزدوری کیا کرتے تھے اور اپنے کندھوں پر بوجھ اُٹھایا کرتے تھے ابو عقیلؓ اس مزدوری سے آدھا صاع کھجور لے کر آئے تو منافق کہنے لگے ابو عقیل کی اس خیرات کی بھلا اللہ کو کیا پرواہ ہے عبدالرحمٰن بن عوفؓ بہت سامان لائے تو منافق کہنے لگے کہ اس نے تو ریاکاری کے لئے بھاری مال خیرات کیا ہے تو اُس وقت یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَايَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ (79:9) ترجمہ: "یہ منافق وہی ہیں جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مومنوں کو بھی طعنے دیتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جنہیں اپنی محنت کی آمدنی کے سوا کچھ میسر نہیں۔ اس لئے وہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔"

2۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور نبیؐ کا مذاق اڑانا

سورہ التوبہ، آیت 64 کے ذیل میں میاں محمد جمیل نے عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت کا مفہوم یوں نقل کیا ہے:

"عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے منافقوں میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی سواری کے پیچھے اس حال میں دوڑ رہا تھا کہ اس کے پاؤں زخمی ہو چکے تھے اور وہ رسول اکرمؐ سے فریاد کر رہے تھے کہ جو باتیں آپ تک پہنچی ہیں ہم نے محض خوش طبعی اور دل لگی کے لئے کی تھیں لیکن رسول اکرمؐ نے اس کے جواب میں فقط اتنا فرمایا کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو؟"[3]

تحقیق:

میاں صاحب نے مذکورہ روایت کا مفہوم بیان کیا ہے جب کہ امام رازیؒ نے اس کو یوں نقل کیا ہے:

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُ قَائِلَ هَذِهِ الْمَقَالَةِ يَعْنِي إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ وَدِيعَةَ بْنَ ثَابِتٍ مُتَعَلِّقًا بِحَقَبِ نَاقَةِ رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَاشِيهَا وَالْحِجَارَةُ تَنْكُتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ وَالنَّبِيُّ يقول أبالله وآياته و رسوله كنتم تستهزءون[4]

ترجمہ: "اور ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے اس قول یعنی إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ کہنے والے کو دیکھا جو ودیعہ بن ثابت تھا جو رسولؐ کے اونٹنی کے ساتھ چپکے ہوئے تھے اور پتھر اس کو زخمی کر رہا تھا اور اس حال میں کہ وہ کہہ رہا تھا بے شک ہم تو مشغولیت اور خوش طبعی کے طور پر کہہ رہے تھے اور نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے ہوں۔"

3۔ غزوہ تبوک کے لئے فنڈ

تفسیر فہم القرآن میں میاں صاحب نے غزوہ تبوک کے لئے فنڈ جمع کرانے کے حوالے سے یوں رقمطراز ہے:

"اللہ کے رسول نے تبوک کے معرکہ سے ایک مہینہ پہلے سرعام اعلان فرمایا اور لوگوں کو چوکنا فرمایا کہ ہر قسم کی تیاری کے ساتھ جہاد فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں تو عثمانؓ نے ابتداء کی۔"[5]

تحقیق:

میاں صاحب نے جس روایت کا صرف مفہوم بیان کیا ہے، اسے امام حاکم نے اس طرح بیان کیا ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ،ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِينَارٍ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَفَرَّغَهَا عُثْمَانُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَلِّبُهَا وَيَقُولُ:مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ

ترجمہ: " ہمیں ابو عباس محمد بن یعقوبؒ نے حدیث بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ربیع بن سلیمانؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں اسد بن موسیٰؒ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں ضمرہ بن ربیعؒ نے، اس نے عبداللہ بن شوذبؒ سے، اس نے عبداللہ بن قاسمؒ سے، اس نے کثیرؒ سے، جو مولی عبد الرحمٰن بن سمرہؓ ہے، اس نے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے، سیدنا عبد الرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے جب تبوک کے لئے تنگی کی حالت میں لشکر تیار کرنا شروع کیا تو سیدنا عثمان بن عفانؓ اس تیاری میں حصہ ڈالنے کے لئے رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور ایک ہزار دینار عطیہ کیا۔ انہوں نے یہ ساری رقم رسول اللہؐ کی جھولی میں ڈال دی۔ اب رسول اللہؐ ان

دیناروں کو ہاتھ میں لے کر اُلٹ پلٹ رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ جو بھی عمل کرے گا وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

امام حاکم نے مذکورہ روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے۔[6] امام ترمذی نے مذکورہ روایت کو حسن غریب کہاہے۔[7] علامہ البانی نے مندرجہ بالا روایت کو حسن غریب کہاہے۔[8]

4۔ جمعرات کادن

اس طرح میاں محمد جمیل لکھتے ہیں کہ: "آپؐ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے۔"[9]

تحقیق:

میاں محمد جمیل کی روایت کو امام بخاریؒ نے اس طرح نقل کیا ہے:

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍحَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺخَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ[10]

ترجمہ: "مجھے عبداللہ بن محمد مسندیؒ حدیث بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں ہشام بن یوسفؒ نے بیان کیا، ہمیں معمرؒ نے خبر دی، انہوں نے زہریؒ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؒ سے، انہوں نے اپنے والد کعب بن مالکؓ سے کہ نبی کریمؐ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپؐ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔"

5۔ حضرت علیؑ کی جانشینی

غزوہ تبوک کی ایک اور روایت کا مفہوم ذکر کیا ہے میاں صاحب لکھتے ہے: "رسول اللہ نے علی کو اپنا جانشین بنایا۔"[11]

تحقیق:

مذکورہ روایت کو امام بخاری نے اس طرح نقل کیا:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺخَرَجَ إِلَى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِقَالَ أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي[12]

ترجمہ: "ہمیں مسددؒ نے حدیث بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں یحیٰی بن سعیدؒ نے بیان کیا، انہوں نے شعبہؒ سے، انہوں نے حکم بن عتبہؒ سے، انہوں نے مصعب بن سعدؒ سے، انہوں نے اپنے والد یعنی سعد بن ابی وقاصؓ سے، کہ رسول اللہؐ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو علی کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی نے عرض کیا

کہ آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ نبی کریمؐ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

6۔انصار کی فضیلت

غزوہ تبوک سے مربوط واقعات کے حوالے سے میاں محمد جمیل نے ایک روایت اس طرح بیان کی ہے کہ: رسول اللہؐ نے فرمایا: "آج رات کو سخت آندھی چلے گی، للذا تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو اسے چاہیے کہ اسے باندھ دے۔"[13]

تحقیق:

اس روایت کو امام مسلم نے اس طرح ذکر کیا ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِﷺغَزْوَةَ تَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى ثَنَاعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍالسَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺغَزْوَةَتَبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْرُصُوهَا...أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِﷺخَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ[14]

ترجمہ: "ہمیں عبداللہ بن مسلمہ بن قعنبؒ نے حدیث بیان کیا، انہوں نے کہاکہ ہمیں سلیمان بن بلال نے بیان کیا ہے اس نے عمرو بن یحییٰؒ سے، اس نے عباس بن سہل بن سعد ساعدیؒ سے، سیدنا ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے ہوئے تھے جب ہم وادی القریٰ ایک مقام ہے کو پہنچ گئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں ایک باغ پر پہنچے جو ایک عورت کا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہؐ کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔آپؐ نے اس عورت سے فرمایا کہ تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ ہم تبوک پہنچے گئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آج کی رات زور کی آندھی چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی۔

ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا اڑا کر لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہؐ کے لئے ایک سفید خچر تحفے میں لایا تو رسول اللہؐ نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر تحفے میں بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے۔ آپؐ نے اس

عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا کہ کتنا میوہ نکلا؟اس نے کہا پورا دس وسق نکلا توآپؐ نے فرمایا کہ میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر جائے۔"

ہم نکلے یہاں تک کہ مدینہ دکھلائی دینے لگا۔آپؐ نے فرمایا"یہ طابہ ہے۔طابہ مدینہ منورہ کا نام اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں"پھر فرمایا"انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔"پھر سعد بن عبادہؓ ہم سے ملے ابواسیدؓ نے ان سے فرمایا کہ تم نے نہیں سنا رسول اللہؐ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے آخیر میں رکھ دیا۔یہ سن کر سعدؓ نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے آخر میں رکھا دیا ہے،آپؐ نے فرمایا کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔"

7۔مرض کی وجہ سے غزوہ میں شامل نہ ہو سکنے والوں کا اجر وثواب

میاں صاحب نے سورۃالتوبہ کے آیت 91 کے ذیل میں جابر بن عبداللہؓ کی روایت نقل کیا ہے مفسر لکھتے ہے:

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ ﷺفِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَاسِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ "[15]

تحقیق: امام مسلم نے مذکورہ روایت کو مندرجہ ذیل سند سے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَاجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺفِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَاسِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ[16]

ترجمہ: "ہمیں عثمان بن ابی شیبہؒ نے روایت بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں جریرؒ نے، اس نے اعمشؒ سے، اس نے ابی سفیانؓ سے، اس نے جابرؓ سے، سیدنا جابرؓ سے روایت ہے، ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ایک لڑائی میں شامل تھے توآپؐ نے فرمایا کہ "مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے۔"

8۔سچائی جنت میں اور جھوٹ جہنم میں لے جاتا ہے

سورۃالتوبہ کی آیت نمبر 117 کے ذیل عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا[17]

تحقیق:

میاں محمد جمیل نے بسند عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک روایت ذکر کیا ہے۔اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اس طرح نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺقَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا [18]

ترجمہ: "ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں جریر نے، اس منصور سے، اس نے ابی وائل سے، اس نے عبداللہ سے، عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا! تم سچائی اختیار کرو۔اس لیے کہ سچائی نیکی کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔یہاں تک کہ آدمی سچی بات کہنے کا عادی اور سچائی کا طلب گار ہو جاتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے کنارہ کش رہو۔اس لیے کہ جھوٹ گناہ کی جانب لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں پہنچا دیتے ہیں۔ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔"

9۔سواری کے اونٹ

مصنف نے سورۃالتوبہ کی آیت 93 کے ذیل میں ابو موسی سے یہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِﷺأَسْأَلُهُ الْحُمْلاَنَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَ وَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلاَ أَشْعُرُ وَ رَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّﷺوَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّﷺوَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّﷺفَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِﷺيَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺيَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّﷺيَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلاَءِ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ ﷺ[19]

تحقیق:

مذکورہ روایت کو امام بخاریؒ نے مندرجہ ذیل سند اور متن کے ساتھ اس طرح نقل کیاہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْه قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِﷺأَسْأَلُهُ الْحُمْلاَنَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي

أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لاَ أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلاَ أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلاَلًا يُنَادِي[20]

ترجمہ: "مجھے محمد بن علاء نے حدیث بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابواسامہ نے بیان کیا، انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے، انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپؐ سے ان کے لئے سواری کے جانوروں کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپؐ کے ساتھ جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپؐ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپؐ ان کے لئے سواری کے جانوروں کا انتظام کرا دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تم کو سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔

میں جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپؐ غصہ میں تھے اور میں اسے معلوم نہ کر سکا تھا۔ آپؐ کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی تھا کہ کہیں آپؐ سواری مانگنے کی وجہ سے خفا نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انہیں نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی خبر دی لیکن ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ میں نے بلالؓ کی آواز سنی، وہ پکار رہے تھے اے عبداللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اور یہ دو جوڑے اونٹ کے لے جاؤ۔ آپؐ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے۔ ان اونٹوں کو آپؐ نے اسی وقت سعدؓ سے خریدا تھا اور فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھیوں کو دے دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے یا آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے تمہاری سواری کے لئے انہیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔

میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے میں نے کہا کہ نبی کریمؐ نے تمہاری سواری کے لئے یہ عنایت فرمائے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ اب تمہیں ان صحابہؓ کے پاس چلنا پڑے گا، جنہوں نے نبی کریمؐ کا انکار فرمانا سنا تھا، کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے نبی کریمؐ کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری سچائی میں ہمیں کوئی شبہ نہیں ہے لیکن اگر آپؓ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کر لیں گے۔ ابو موسیٰؓ ان میں سے چند لوگوں کو لے کر ان صحابہؓ کے پاس آئے جنہوں نے نبی کریمؐ کا وہ ارشاد سنا تھا کہ نبی کریمؐ نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔"

10۔ عبداللہ ابن ابی کا کفن اور نماز جنازہ

مفسر نے عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت کا مفہوم یوں نقل کیا ہے:

عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں جب عبداللہ بن ابی فوت ہوا اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رسول معظمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ سے قمیص کا مطالبہ کیا کہ اس میں اس کے والد کو کفن دیا جائے۔ نبی اکرمؐ نے اسے قمیص عنایت کردی۔ پھر اس نے آپؐ سے نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی۔ جب رسول معظمؐ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے تو عمرؓ نے رسول معظمؐ کے کپڑے کو پکڑ کر عرض کی: "اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منع کیا ہے؟ "رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ استغفار کریں میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ عمرؓ نے کہا یہ تو منافق ہے۔ پھر رسول اکرمؐ نے اس کی نماز پڑھائی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: "آپ منافقوں میں سے کسی پر بھی نماز نہ پڑھائیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔"[21]

تحقیق:

میاں صاحب نے عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت مفہوم ذکر کیا ہے لیکن اس روایت کو امام بخاریؒ نے بمع سند اور متن اس طرح نقل کیا ہے:

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ أَوْأَخْبَرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ[22]

ترجمہ: "مجھے ابراہیم بن المنذرؒ نے حدیث بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں انس بن عیاضؒ نے بیان کیا، انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، وہ کہتے ہے کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے۔ نبی کریمؐ نے انہیں اپنا کرتہ عنایت فرمایا اور فرمایا کہ اس کرتے سے اسے کفن دیا جائے پھر آپؐ اس پر نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو عمرؓ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا آپ اس پر نماز پڑھانے کے لئے تیار ہوگئے حالانکہ یہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو ان کے لیے استغفار سے منع کر چکا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے۔ یا راوی نے "خیرنی" کی جگہ لفظ "اِخبرنی" نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ

تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِينَ مَرَّةً فَلَنۡ يَغۡفِرَ اللهُ لَهُمۡ (80:9) ترجمہ: "اے نبی تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو اگر تم ان کے لئے ستر مرتبہ استغفار کروگے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کا رویہ اپنایا ہے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا" نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلاَ تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنۡهُمۡ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمۡ عَلَىٰ قَبۡرِهِ إِنَّهُمۡ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمۡ فَاسِقُونَ ترجمہ: "اوران میں سے جو کوئی مر جائے۔ آپ اس پر کبھی بھی جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔"

11۔ جد بن قیس

میاں محمد جمیل نے جد بن قیس کے حوالے سورۃ التوبہ کی آیت 48 اور 49 میں ایک روایت کا مفہوم نقل کیا ہے:

"مفسرین نے منافقوں کے سردار جد بن قیس کا ذکر کیا ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے پاس آکر بڑی معصومیت کے ساتھ کہنے لگا کہ آپؐ مجھے تبوک کے محاذ سے پیچھے چھوڑ جائیں اگر میں آپ کے ساتھ گیا تو رومی دوشیزاؤں کو دیکھ کر میرا ایمان خطرے میں پڑ جائے گا۔"[23]

تحقیق:

مذکورہ مفہوم کو سیرت ابن ہشام نے اس طرح ذکر کیا ہے:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ فِي جِهَازِهِ ذَلِكَ لِلْجَدِّ بْنِ قَيْسٍ أَحَدِ بَنِي سَلِمَةَ يَا جَدُّهَلْ لَكَ الْعَامَ فِي جِلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَأْذَنُ لِي وَلَا تفتنى فو الله لَقَدْ عَرَفَ قَوْمِي أَنَّهُ مَا مِنْ رَجُلٍ بِأَشَدَّ عُجْبًا بِالنِّسَاءِ مِنِّي وَإِنِّي أَخْشَى إنْ رَأَيْتَ نِسَاءَ بَنِي الْأَصْفَرِأَنْ لَاأَصْبِرَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِﷺ وَ قَالَ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَفِي الْجَدِّ بْنِ قَيْسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلا تَفْتِنِّي أَلا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكافِرِينَ أَيْ إنْ كَانَ إنَّمَا خَشَى الْفِتْنَةَ مِنْ نِسَاءِ بَنِي الْأَصْفَرِ وَ لَيْسَ ذَلِكَ بِهِ فَمَا سَقَطَ فِيهِ مِنْ الْفِتْنَةِ أَكْبَرُ بِتَخَلُّفِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِﷺ وَ الرَّغْبَةُ بِنَفْسِهِ عَنْ نَفْسِهِ يَقُولُ تَعَالَى وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمِنْ وَرَائِهِ[24]

ترجمہ: "رسول اللہؐ جب تیاری میں مصروف تھے تو آپؐ نے جد بن قیس سے جو بنو سلمہ کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا کہا: يَاجَدُّ هَلْ لَكَ الْعَامَ فِي جِلَادِ بَنِي الْأَصْفَرِ؟ یعنی: "اے جد کیا اس سال تو بنو اصفر سے جنگ کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔" اس نے عرض کی یا رسولؐ! مجھے اجازت دیجئے مجھے کسی آزمائش میں نہ ڈالئے۔ اللہ

کی قسم میری قوم خوب جانتی ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی بھی عورتوں کا فریفتہ نہیں، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں بنو اصفر کی عوتوں کو دیکھ لوں گا تو میں صبر نہ کر سکوں گا۔ رسول اللہؐ نے اس سے اعراض کیا کہ فرمایا میں نے تجھے یہاں ہی رہنے کی اجازت دی ہے۔جد بن قیس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنۡهُمۡ مَنۡ يَقُولُ ائۡذَنۡ لِي وَلاَ تَفۡتِنِّي أَلاَفِي الۡفِتۡنَةِ سَقَطُواوَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالۡكَافِرِينَ،ترجمہ: "اورانہی میں وہ صاحب بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دے دیجیے اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیے ارے فتنے ہی میں تو یہ خود پڑے ہوئے ہیں اور یقین رکھو کہ جہنم سارے کافروں کو گھیرے میں لینے والی ہے۔" اگرچہ وہ بنو اصفر کی عورتوں سے فتنہ میں گرنے سے ڈرتا تھا تاہم اصل وجہ یہ نہ تھی۔ وہ رسول اللہؐ سے پیچھے رہ کر اور آپؐ کی خواہش پر اپنی خواہش کو ترجیح دے کر وہ بڑی آزمائش میں گر گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمِنۡ وَرَائِهِ ترجمہ: " بے شک جہنم انہیں احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔"

غزوہ تبوک کی عصری معنویت

غزوہ تبوک کے بارے میں سب سے زیادہ قرآنی آیاتِ کریمہ نازل ہوئی ہیں۔ان آیات میں مسیحی یلغار کے خلاف کمربستہ ہونے، دین کی حمایت اور پیغمبرؐ کی نصرت میں ذرہ بھر کوتاہی قبول نہ کرنے کا ذکر موجود ہے۔رومیوں کے مقابل کسی قسم کی پسپائی ارتداد اور نفاق شمار ہو گی۔

1. آپؐ کی نظر میں صحابہ کرام کی عزت وتکریم

نبی کریمؐ کا عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے نماز پڑھنا اس حقیقت کی دلیل ہے کہ آپؐ اپنے صحابہؓ کی عزت وتکریم فرماتے تھے،مزید یہ کہ مفضول کم مرتبے والے کی امامت جائز ہے اور افضل مفضول کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔

2. ارکان اسلام

تبوک سے واپسی پر معاذؓ نے رسول اللہؐ سے ایک ایسے عمل کے بارے میں پوچھا جو جنت میں پہنچادے تو رسول اللہؐ نے جواب میں فرمایا: "اسلام کی اصل اور بنیاد کلمہ شہادت ہے،اس کا قوام نماز اور زکاۃ جب کہ چوٹی جہاد ہے۔

3. جمع بین صلوٰتین پڑھنے کا درس

غزوہ تبوک کے سفر میں رسول اللہؐ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نماز ملا کر پڑھتے تھے یہ اہل عذر کے لئے سنت ہے۔ نبی کریمؐ سے سترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے جواب دیا کہ: "سترہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔"

4. مردار جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء کا پاک ہونا

غزوہ تبوک کے موقع پر آپؐ نے ایک گھر سے پینے کے لئے پانی مانگا ایک مشکیزے میں پانی لایا گیا اور آپؐ

نے اس مشکیزے سے پانی پیا۔ چونکہ مذکورہ مشکیزہ مردار کے چمڑے سے بنا ہوا تھا تو آپؐ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا: دِباَغُھاَ طَھُورُ ھاَ" یعنی: "یہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔" لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مردار جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء کا استعمال جائز ہے اس سفر میں ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا اس نے زور سے ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت ٹوٹ گیا۔ رسول اللہؐ نے کاٹنے والے سے دانت توڑنے کا معاوضہ نہیں دلایا۔

5. شرعی عذر کی سبب تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز

کسی شرعی عذر کی وجہ سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق جائز ہے جیسا کہ آپؐ نے جنگ سے بلاعذر پیچھے رہ جانے والوں سے پچاس دن تک مکمل بائیکاٹ کا حکم دیا تھا۔

6. عذاب الٰہی سے تباہ ہونے والے علاقوں میں داخل ہونا اور ٹھہرنا مناسب نہیں

غزوہ تبوک سے واپسی پر جب مسلمانوں کا لشکر ثمود کے علاقے حجر پہنچا تو رسول اللہ نے لشکر کو جلدی جلدی نکلنے کا حکم فرمایا لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کا گزر ایسے علاقے سے ہو جس پر کبھی عذاب الٰہی نازل ہو چکا ہو اس کے لئے بلاوجہ وہاں داخل ہونا یا ٹھہرنا مناسب نہیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ تیزی سے نکل جائے، البتہ عبرت حاصل کرنے کے لئے وہاں روتا ہوا داخل ہو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ خود یہی طرز عمل آپؐ نے اختیار فرمایا اور دوسروں کو بھی یہی حکم دیا۔ اسی طرح منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وادیِ محسر سے گزرتے ہوئے بھی آپؐ نے یہی حکم فرمایا تھا یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ہاتھی اور ہاتھی والوں کو ہلاک کیا تھا۔

7. موقع کی مناسبت سے گفتگو کرنا

رسول اللہؐ عام جنگوں میں اصل منزل مقصود کی نشان دہی نہیں فرماتے تھے لیکن غزوہ تبوک کے موقع پر آپؐ نے کھل کر اعلان فرمایا تھا تاکہ لوگ حتی المقدور تیاری کر سکیں۔ اگر کوئی بات پوشیدہ رکھنے سے عوام الناس کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کو پوشیدہ نہ رکھے بلکہ انھیں صاف صاف بتادے تاکہ وہ اس سے بچاؤ کی پوری پوری تیاری کر سکیں، البتہ جہاں ان کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو وہاں کنائے سے کام لیا جاسکتا ہے۔

8. امیر کے حکم سے جہاد فرض عین ہو جاتا

جب امام سب لوگوں کو جہاد کے جانے کا حکم جاری کرے تو یہ اعلان تمام لوگوں کے لئے ہوگا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کا نام لے کر اسے خاص طور پر حکم دیا جائے۔ یہ ان تین اقسام میں سے ایک ہے جن میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ دشمن خود کسی شہر پر حملہ آور ہو جائے۔ تیسرے قسم یہ ہے کہ کوئی دشمن کے مقابل مسلمانوں کی صف میں کھڑا ہو۔

9. فضیلت عثمانؓ، ذوالنورین

حضرت عثمانؓ غنی کی سخاوت کے پیش نظر رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد عثمان جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ اس سے حضرت عثمانؓ کی فضلت عیاں ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپؓ کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں جن میں سب سے بڑی فضیلت، جنت کی خوشخبری ہے۔

10. فضیلت علیؓ، ہمسر بتولؑ

آپؐ نے اِس موقعہ پر حضرت علیؓ کو اپنا نائب بنایا اور جب علیؓ شیر خدا نے اِس پر افسوس کا اظہار فرمایا تو آپ نے کہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰؑ سے ہارونؑ کو تھی؛ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اِس سے عیاں ہوتا ہے کہ جہاں حضرت علیؓ کے بہت سے فضائل ہیں، وہاں آپ کی سب سے بڑی فضیلت، رسول اللہؐ سے یہی نسبت ہے۔

11. قائم مقام امیر مقرر کرنے کا جواز

غزوہ تبوک سے مربوط روایاتِ سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرامام یا امیر سفر پر جائے تو وہ اپنی جگہ رعایا میں سے کسی کو نائب مقرر کرے۔ تاکہ حکومتی مرکز خالی نہ رہے اور وہاں باقی رہ جانے والے ضعفاء عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرنے والا موجود ہو۔ نیز اِس روایت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جس شخص کو نائب مقرر کیا جائے گا، اس کا مجاہدین میں سے شمار کیا جائے گا اور اسے غنیمت میں سے حصہ ملے گا۔ اِس موقعہ پر حضرت علیؓ کو خصوصی نائب اور عمومی معاملات کے لئے محمد بن مسلمہؓ کو تعینات کیا گیا تھا۔

12. نماز قصر کا درس

نبی کریمؐ نے 20 دن تبوک میں قیام فرمایا اور مسلسل قصر کرتے رہے۔ آپؐ نے اس موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم اس سے زیادہ ٹھہرو تو قصر نہ کیا کرو۔ اس سے بعض علماء نے اخذ کیا ہے کہ جب تک انسان سفر کی حالت میں رہے اور اقامت کی نیت نہ کرے، قصر کرتا رہے۔ اس ثابت ہوا کہ سفر کے دوران قیام چاہے مختصر ہو یا طویل، سفر ہی کے حکم میں ہوتا ہے بشرطیکہ وہاں مستقل اقامت کی نیت نہ ہو اور وہ اس کا وطن اصلی بھی نہ ہو۔

13. جہاد کے مراتب

جہاد کے چار مراتب میں سے ایک جہاد بالقلب ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو شرعی عذر کی بناپر جہاد کے لئے نہ جاسکیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ مدینہ طیبہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ جہاد سے عاجز وہ لوگ ہے جو اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے باوجود جہاد پر نہ جاسکے جیساکہ وہ لوگ جو رسول اللہؐ کے پاس سواری مانگنے آئے مگر آپؐ کے پاس زائد سواری نہیں

تھی اس پر وہ لوگ نہایت دکھی حالت میں روتے ہوئے واپس گئے کہ ہم جہاد کے فضیلت سے محروم ہو گئے۔
جہاد کے دوسرے مراتب جہاد باللسان، جہاد بالمال اور جہاد بالبدن ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ بھی جہاد کیا کرو۔"

14. جھوٹ سے اجتناب

کسی انسان سے اللہ تعالیٰ یا رسول اللہؐ کی اطاعت میں کمی کوتاہی ہو گئی ہو تو لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کیا جاسکتا ہے کہ کعبؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے جس میں انہوں نے غزوہ تبوک سے اپنے پیچھے رہنے کی تفصیل بتائی ہے۔

15. نیکی کے اظہار کا جواز

اگر انسان میں کوئی نیکی پائی جاتی ہو تو اس کا اظہار کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ غرور و تکبر مقصود نہ ہو جیسا کہ کعبؓ نے اپنی نیکی بھی بیان فرمائی ہے۔

16. بیعت عقبہ کی فضیلت

بیعت عقبہ بھی صحابہ کرام کے لئے اعلیٰ فضیلت کا مقام تھا۔ کعب بن مالکؓ تو اسے غزوہ بدر میں حاضری کے برابر سمجھتے تھے۔

17. مشترکہ معاملہ میں مشاورت

امام، امیر یا سردار کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس شخص کو نظر انداز کردے جو کسی مشترکہ معاملے میں شریک نہ ہو بلکہ ضروری ہے کہ اس سے بازپرس کرے تاکہ اسے توبہ اور اطاعت کا موقع ملے۔ رسول اللہؐ نے تبوک میں کعبؓ کو موجود نہ پاکر ان کے بارے میں لوگوں سے دریافت فرمایا۔

18. انسان کے ظاہر پر فیصلہ کرنا چاہیے

رسول اللہؐ ہر اس شخص کے ظاہر پر فیصلہ فرما لیا کرتے تھے جو اپنا دین اسلام ظاہر کرتا تھا، چاہے درحقیقت وہ منافق ہی کیوں نہ ہوتا، البتہ اس کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سپرد فرما دیتے تھے۔ رسولؐ ظاہر کے مطابق ہی احکام جاری فرماتے تھے باطنی امور پر سزا نہیں دیتے تھے۔ اگرچہ آپؐ کو اس کے خبیث باطن کا علم بھی ہوتا تھا، مثلاً جو لوگ آپؐ کے پاس جھوٹے عذر پیش کرنے آئے تھے آپؐ نے ان کے عذر کو قبول فرما لیے تھے۔

19. سجدہ شکر

کعبؓ کا خوشخبری دینے والے کی آواز سن کر سجدے میں گر پڑنا اس امر کی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ میں یہ طریقہ رائج تھا۔ اسے سجدہ شکر کہا جاتا ہے۔ جو کسی نعمت کے حصول یا کسی مصیبت کے ازالے پر کیا جاتا ہے۔ ابوبکرؓ کو مسیلمہ کذاب کے قتل ہونے کی خبر ملی تو وہ بھی فوراً سجدے میں گر پڑے تھے صحابہ کرامؓ نے یہ طریقہ رسول اللہؐ

کی اقتدا میں اختیار کیا تھا۔ رسول اللہؐ نے بہت سے مسرت انگیز مواقع پر سجدہ شکر ادا کیا تھا۔[25] حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں: "رسول اللہؐ کو جب کسی خوش آئند امر کا پتہ چلتا تو آپؐ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر پڑتے۔" مثلاً جب آپؐ کو پتہ چلا کہ ہمدان قبیلہ علی کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہے تو آپؐ نے فوراً سجدہ کیا تھا۔

20. خوشخبری ملنے پر مالی صدقہ کرنا

توبہ قبول ہونے کے وقت اپنی وسعت اور گنجائش کے مطابق مالی صدقہ بھی کرنا چاہیے جیسا کہ کعبؓ کی رسول اللہؐ سے بات چیت سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے کل مال صدقہ کرنے کی پیشکش کی تھی مگر رسول اللہؐ نے تہائی مال کی اجازت دی، چنانچہ انہوں نے اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیا۔

21. اہل کتاب سے جزیہ لینا جائز

اہل کتاب سے جزیہ لینا جائز ہے یوں وہ اپنے خون اور مال محفوظ کر لیں گے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہؐ تبوک پہنچے تو رومی چھپ گئے اور آپؐ کے مقابلے میں آنے سے کترائے۔ عرب کے عیسائی رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے جزیے کی شرط پر آپ سے مصالحت کر لی۔

22. آزمائش کے بعد ایمان کی قوت میں مزید نکھار پیدا ہو جاتا

شاہِ غسان کے خط کے جواب میں کعبؓ نے جس عظیم استقامت کا ثبوت پیش کیا، اس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بارے میں ایک مسلمان کے خوبصورت مؤقف کی وضاحت ہوتے ہے جب کہ آزمائش کے بادل چھٹنے کے بعد ایک ایمان دار انسان کا ایمان و اخلاص مزید پوری قوت سے نکھر کر سامنے آنا چاہیے۔

*****

References

1.Mian Muhammad Jameel, *TafsirFahm-ul-Quran*, Vol. 2 (Lahore, Abu Hurayrah Academia, 2014), 860, Sura At-Tawbah 79.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*، ج2(لاہور، ابوہریرہؓ اکیڈمی، 2014ء)، 860، سورۃ التوبہ 79۔

2. Muslim Ibn al-Hajjaj, Abu Al-Hussein Muslim Ibn Al-Hajjaj, *Al-Jamia Al-Sahih*, Kitab al-Ziqaid, Bab al-Hamal Bajrah Tisdiq Bhah, Vol. 2 (Bairut, Dar AL-Jail, 1952), 706, Hadith: # 1018.

مسلم بن الحجاج، ابو الحسین مسلم بن الحجاج، *الجامع الصحیح*، کتاب الزکوۃ، باب الحمل باجرۃ تیصدق بہا، ج2(بیروت، دار الجیل1952ء)، 706، رقم الحدیث:1018۔

3. Mian Muhammad Jameel,*TafsirFahm-ul-Quran*, 841.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*، 841۔

4. Fakhr al-Din, Abu Abdullah Muhammad ibn Umar ibn al-Hasan ibn al-Hussein al-Taymi, Imam Razi, Mufatihai-Ghayb al-Tafsir al-Kabeer, Vol. 16 (Bairut, Dar Al-Ahya Al-Tarath Al Arabi, 2000), 94.

فخر الدین، ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی، امام رازی، *مفاتیح الغیب التفسیر الکبیر*، ج16 (بیروت، دار احیاء التراث العربی، 2000ء)، 94۔

5. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*,Vol. 2, 859, Sura At-Tawbah 64.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*، 859، سورۃ التوبہ، 64۔

6. Muhammad bin Abdullah bin Hamdawiyyah, al-Hakim, Abu Abduallh, *Al- Al-Mustadrik Ala al Sahihin*, Cercetare: Mustafa Abdul Qadir Ata, Vol. 3 (Bairut, Dar al-Kitab Al-Alamiya, 1990), 110, Hadith: # 4553.

محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ، الحاکم، ابو عبداللہ، *المستدرک علی الصحیحین*، تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطاء، ج3، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1990ء)، 110، رقم الحدیث:4553۔

Abu Isa, Muhammad ibn Isa, Tirmidhi, Cercetator: Bashar Awad Ma'ruf Al-Jamia Al-Kabir, *Snan Al-Tirmidhi*, Vol. 6 (Bairut, Dar al-Gharb al-Islami, 1998), 67, Hadith #: 3701.

7 .Muhamad bin Eisaa, Trmdhy, Abu Eisaa, *Aljami al Kabir, Sunun al Tirmidhiy*, Muhaqiq: Bashar Ewad Maeruf, Vol. 6 (Bairut, Darialgharb al Islami, 1998), 67; Hadith: # 3701.

محمد بن عیسی، ترمذیؒ، ابو عیسی، الجامع الکبیر، *سنن الترمذی*، محقق: بشار عواد معروف، ج6 (بیروت، دار الغرب الاسلامی، 1998ء)، 67: رقم الحدیث3701۔

8. Muhammad Nasser al-Din, Al-Bani, *Shaihwa Da'eef Sunan al-Tirmidhi*, Vol. 8 (Al-Sakandria, Intaj Markiz Noor-ul-Islam Lebahas al-Quran wal Sunnah Bala, 1991), 201.

محمد ناصر الدین، البانی، صحیح وضعیف سنن الترمذی، ج8(لاسکندریہ، إنتاج مرکز نور الإسلام لأبحاث القرآن والسنۃ، 1991)، 201۔

9. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, 807, Sura At-Tawbah, 38.

میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، 807، سورۃ التوبہ، 38.

10. Muhammad bin Islamil, Abu Abdullah Al-Imam Bukhari, *Sahih Bukhari*, Vol. 4 (Bairut, DarTawaq Al-Najat, 2002), 48; Hadith #: 2950.

محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الامام بخاری، صحیح بخاری، ج4 (بیروت، دار طوق النجاۃ، 2002ء)، 48؛ رقم الحدیث: 2950۔

11. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, 807, Sura At-Tawbah, 38.

میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، 807، سورۃ التوبہ، 38۔

12. Imam Bukhari, *Sahih Bukhari*, Vol. 6, P3, Raqam 2950.

امام بخاریؒ، صحیح بخاری، کتاب المغازی، ج:6، 3، رقم:4416۔

13. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, 807, Sura At-Tawbah, 38.

میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، 807، سورۃ التوبہ، 38۔

14. Muslim bin Al Hajjag Abu, Al Hassan, *Sahih Muslim*,Vol 4, (Bairut, Dar al-Ahya Alturach Alarabi, 1988), 1785, Hadith #: 1392.

مسلم بن الحجاج، ابوالحسن القشیری النساپوری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی ﷺ، ج:4(بیروت ، داراحیا التراث العربی، 1998)، 1785، رقم الحدیث: 1392۔

15. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, 899, Sura At-Tawbah, 91.

میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، 899، سورۃ التوبہ، 91۔

16. Imam Muslim, *Sahih Muslim*,Vol:3, 1518, Hadith #: 1911.

امام مسلم، صحیح مسلم، ج:3، 1518، رقم الحدیث: 1911۔

17. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, Vol:3, 66, Sura At-Tawbah, 117.

میاں محمد جمیل، تفسیر فہم القرآن، ج3، 66، سورۃ التوبہ 117۔

18. Imam Bukhari, *Sahih Bukhari*, Vol. 8, 25; Imam Muslim, *Sahih Muslim*,Vol.4, 2013, Hadith #: 2607.

امام بخاری، *صحیح بخاری*، ج8، 25:6094؛امام مسلم، *صحیح مسلم*، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب قبیح الکذب وحسن الصدق،ج4، 2013،رقم الحدیث: 2607۔

19. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*,Vol. 2, 876, Sura At-Tawbah 93.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*،ج2، 876، سورۃالتوبہ،93۔

20. Imam Bukhari, *Sahih Bukhari*,Vol. 6, 2, Hadith #: 4415.

امام بخاری، *صحیح بخاری*،ج6، 2، رقم الحدیث:4415۔

21. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*,Vol. 2, 868, Sura At-Tawbah 84.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*،ج2، 868، سورۃالتوبہ84۔

22. Imam Bukhari, *Sahih Bukhari*,Vol. 6, 68, Hadith #: 4672.

امام بخاری، *صحیح بخاری*،ج6، 68،رقم الحدیث: 4672۔

23. Mian Muhammad Jameel, *Tafsir Fahm-ul-Quran*, 819, Sura At-Tawbah 79.

میاں محمد جمیل، *تفسیر فہم القرآن*،819، سورۃالتوبہ49۔

24. Ibn Hisham Abu Muhammad Abdul Malik Ibn Hisham, *Al-Sirat al-Nabawiyyah Ibn al-Hisham* Cercetare:Mustafa Al-Saqqasi Ibrahim AL-Abyarisi Abdul Hafeez Al-Shabi, Vol. 2 (Egipt, Sharka Maktabah wa Matbaha Mustafa-Al-Babi Al-Halabi wa Awladuh, 1955), 516.

ابن ہشام ابو محمد عبدالملک بن ہشام ،*السیرۃ النبویہ لابن ہشام*، تحقیق: مصطفیٰ السقا وابراہیم الابیاری وعبد الحفیظ الشلبی، ج2 (مصر، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ،1955ء)،516۔